مدیر کے نام

محمد رمضان ندیم 'لودھراں

'کلام نبویؐ کی کرنیں' اور 'قناعت' (فروری ۲۰۰۸ء) مؤثر تحریریں ہیں اور ذاتی اصلاح پر اُبھارتی ہیں۔ محترم عبدالغفار نے غزہ کو دورِ حاضر کا 'شعب ابی طالب' قرار دے کر فلسطینی بھائیوں پر توڑے جانے والے مظالم، مصیبتوں اور آزمایش کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

نوراسلم خاں 'لاہور

'نائن الیون: پردہ اُٹھ رہا ہے!' (فروری ۲۰۰۸ء) کے ضمن میں آپ کے قارئین کے لیے یہ امر دل چسپی کا باعث ہوگا کہ ابھی دنوں جاپانی پارلیمنٹ میں اسی موضوع پر ایک چشم کشا مباحثہ ہوا جسے ساری دنیا نے سرکاری چینل این ایچ پر دیکھا۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن یوکی ہی سافوتیجا نے وزیراعظم سے چبھتے ہوئے سوال کیے، پینٹاگون کی تصاویر دکھا کر بتایا کہ جہاز کے ٹکرانے سے نسبتاً بہت چھوٹا سوراخ ہوا، جب کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ سامنے کے لان میں جہاز کا کوئی ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ یہ تصویر موقع پر موجودہ فائرمین نے کھینچی تھی۔ انھوں نے امریکی ایئرفورس کے ایک افسر کا یہ تبصرہ بھی دکھایا کہ میں نہیں مان سکتا کہ جو شخص پہلی بار ان جہازوں کو اڑا رہا ہو وہ ایسی کارروائی کیسے کرسکتا ہے۔ پینٹاگون میں ۸۰ سے زائد سکیورٹی کیمرے نصب ہیں مگر جہاز کے ملبے کی کوئی بھی تصویر دستیاب نہیں ہے۔ فوتیجا نے ایک فائرمین اور جاپانی ریسرچ ٹیم کے انٹرویو بھی پیش کیے جن کے مطابق عمارت بم دھماکوں سے اڑائی گئی ہے، جہاز ٹکرانے سے عمارت کا اس طرح گرنا ممکن نہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے ویب سائٹ: truthnews.us/?p=1705)۔ اس طرح انھوں نے امریکی حکمرانوں کی بدنیتی اور حقائق چھپانے کی روش واضح کی۔ ممبران کا کہنا تھا کہ ہمیں امریکی فوج کو تیل فراہم کرنے کے بجائے اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ افغان عوام امن کے ساتھ اور پریشانیوں سے محفوظ رہتے ہوئے زندگی بسر کرسکیں۔ کیا اب بھی وار آن ٹیرر میں شرکت کا کوئی جواز ہے؟

اے ڈی جمیل 'جھنگ

'احتجاج اور ردعمل کا غیرمتوازن اظہار' (فروری ۲۰۰۸ء) میں بجاطور پر توجہ دلائی گئی ہے کہ بے نظیر بھٹو کے سانحے کے بعد بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ اور لوٹ مار ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تھی اور حکومت کو اس سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا، جب کہ انھیں متوقع ردعمل کا اندازہ بھی تھا۔